دل کی بات

قرض اتارو، ملک سنوارو!

پاکستان کے نومنتخب وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے عنانِ اقتدار سنبھالتے ہی جو سب سے پہلا انقلابی اقدام کیا ہے وہ ان کی "قرض اتارو، ملک سنوارو!" مہم ہے۔ بلاشبہ ان کا یہ اقدام حب الوطنی پر مبنی ہے۔ مختلف اخباری اعداد و شمار کے مطابق اس وقت پاکستان ۳۶ ارب ڈالر کا مقروض ہے ایک ترقی پذیر ملک کے لئے قرض کی یہ مقدار معاشی و اقتصادی طور پر دیوالیہ کرنے کے لئے کافی و وافی ہے۔ نواز شریف نے دعویٰ کیا ہے کہ "وہ کشکول" توڑ کر یہ قرض اتاریں گے اور پاکستان کو "ایشین ٹائیگر" بنائیں گے۔ اللہ کرے وہ اپنے اس دعویٰ کی تکمیل میں کامیاب ہوجائیں اور پاکستان انکے دعووں اور آرزوؤں کے مطابق معاشی واقتصادی میدان میں خود کفیل ہوجائے (آمین)

"قرض اتارو، ملک سنوارو!" مہم کو ملک کے تمام طبقات میں بے پناہ پذیرائی ملی ہے۔ عوام نے جس غیر معمولی دلچسپی اور تعاون کا مظاہرہ کیا ہے وہ بھی ملک کی تاریخ کا سنہری باب ہے مگر کچھ باتیں انتہائی غور طلب ہیں جو وزیر اعظم کی فوری توجہ کی متقاضی ہیں۔

قومی وصوبائی اسمبلی کے ممبران کی ایک بڑی تعداد نادہندہ ہے۔ انہوں نے بنکوں کے اربوں روپے کے قرضے ہڑپ کیے ہوئے ہیں پاکستان کے ان "محسنین" کے نام انتخابات سے قبل اخبارات میں تفصیل کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں۔ یہ نادہندہ ممبران اسمبلی اب وزیر اعظم کی قرض اتارو مہم میں بڑی سرگرمی سے حصہ لے رہے ہیں یعنی اگر کسی نے ایک کروڑ ہضم کیا ہے تو دس لاکھ عطیہ دے کر "شہیدوں" میں نام لکھوا رہے ہیں۔ جناب وزیر اعظم! سب سے پہلے ان ارکانِ اسمبلی سے ہڑپ کیے گئے قرضے واپس لیں اور ان کا ٹی اے ڈی اے بند کر کے اخراجات کا بوجھ کم کریں۔ ایسی کالی بھیڑیں خود مسلم لیگ ہی کے ٹکٹ پر کامیاب ہوکر اسمبلی میں پہنچی ہیں۔ اگر وہ ملکی دولت واپس نہیں کرتے تو نہ صرف ان کی جائیدادیں اور اثاثے قرق کیے جائیں بلکہ انکی رکنیتِ اسمبلی بھی منسوخ کی جائے۔

دوسری طرف تاجر برادری ہے۔ ان میں بھی بڑے بڑے "شیر" بلکہ "ببر شیر" موجود ہیں جنہوں نے ملکی خزانہ کو بے دریغ لوٹا۔ وہ اربوں روپے کے بینکوں کے قرضے ہڑپ کر گئے مگر قرض اتارو مہم میں ایک کروڑ یا ایک ارب عطیہ دے کر اپنا سارا کالا دھن سفید کر رہے ہیں اور نوز شریف صاحب کی ہمدردیاں بھی حاصل کرر ہے ہیں۔ اسکی بے شمار مثالیں قومی اخبارات میں شائع ہوئی ہیں صرف ایک مثال پیشِ خدمت ہے۔

ایک ادارہ "اپٹما" نے ایک کروڑ کا عطیہ قرض اتارو مہم میں دیا ہے جبکہ سابقہ دور میں یہ ادارہ بنکوں